© rasailojaraid.com

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خادم کیتھلی

سوئے طیبہ جو جاتی ہے وہ روشن رہ گذر دیکھوں
نبی کا آستاں منزل ہے جس کی وہ سفر دیکھوں

مرے مولا اسی ایک آرزو کے ساتھ زندہ ہوں
کبھی شہرِ نبی کے جگمگاتے بام و در دیکھوں

نگاہِ شوق ہو اور اس تجلّی گاہ کے منظر
مہ و خورشید گلیوں میں ستارے فرش پر دیکھوں

کبھی ماہ مبیں چمکے کبھی مہرِ مبیں ابھرے
مدینے کی شبِ انور، مدینے کی سحر دیکھوں

یہ موسم ہجر کا کب تک رہے گا دشتِ ہستی میں
بہارِ قرب کا موسم بھی یا رب اک نظر دیکھوں

کہیں عکسِ رخِ روشن کہیں نورِ جمال اُن کا
ہزاروں آئنوں میں صنعتِ آئینہ گر دیکھوں

جہاں ذوقِ عقیدت کامراں ہوتا ہے وہ کوچے
جہاں بگڑی ہوئی تقدیر بنتی ہے وہ در دیکھوں

حدودِ گنبدِ خضریٰ میں گر میری رسائی ہو
بحدِ آرزو دیکھوں بتوفیقِ نظر دیکھوں

میں خادم جس دیارِ پاک کو اک بار دیکھ آؤں
اسے بارِ دگر، بارِ دگر، بارِ دگر دیکھوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شاہین بھٹی
اسلام آباد

مرزائی پاکستان کو پٹرول میں خود کفیل ہونے میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں

- ایٹمی توانائی کمیشن میں مرزائیوں کی ناجائز بھرتی
- وفاقی اور صوبائی محکموں میں موجود مرزائی افسروں کی فہرست

جب سے وطن عزیز پر پیپلز پارٹی کا اقتدار جلوہ گر ہوا ہے اس کے دبدبے کو سہارا اور ہوا دینے والے سارے کردار کھڈوں سے باہر آنا شروع ہو گئے ہیں ان کی سلامتی اور بقاء صرف پیپلز پارٹی کے اقتدار و سیادت سے مشروط ہے وہ قادیانی افسر جو "مرد مومن مرد حق" کے دور میں بیرون ملک فرار ہو گئے تھے واپسی کے لیے رخت سفر باندھ رہے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے دیرینہ دوست ڈاکٹر شہزاد طارق قادیانی بھٹو صاحب کے دور میں آئل اینڈ گیس کارپوریشن کے انچارج بنا دیئے گئے تھے۔ بھٹو صاحب کا اقتدار غروب ہوتے ہی رات کی تاریکی میں اپنا اسباب سمیٹ کر بیرون ملک بھاگ گئے تھے اب دوبارہ آئل اینڈ گیس کارپوریشن کے چیئرمین کا منصب سنبھالنے کے لیے بڑے بے قرار بیٹھے ہیں حالانکہ ان کے فرار ہونے کے بعد یہ ادارہ قادیانیوں کے تسلط میں ہی رہا۔

ذکاء الدین ملک (موجودہ چیئرمین) انہی کے آدمی تھے اور انہی کی ایما پر لندن سے واپس طلب کیے گئے تھے۔ ڈاکٹر شہزاد صادق کی عدم موجودگی میں ذکاء الدین ملک مرزا قادیانی ذریت کی ہدایت کے مطابق ہی اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے اور دے بھی رہے ہیں مگر پیپلز پارٹی ڈاکٹر شہزاد کی واپسی میں گہری دلچسپی لے رہی ہے۔ قادیانی ٹولہ ان کی واپسی کے لیے چشم براہ ہے۔

آئل اینڈ گیس کارپوریشن ایک ایسا ادارہ ہے جہاں قادیانی حضرات ایک مدت سے سرگرم عمل ہیں۔ پٹرولیم کی وزارت میں آنے والے سیکرٹری اسی ٹولہ سے تعلق رکھتے ہیں تاکہ پاکستان تیل کی پیداوار میں خودکفیل ہونے کے قابل نہ ہو سکے۔ سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو کے دور میں حاجی حنیف طیب جب وزارت پیٹرولیم کے وفاقی وزیر بنائے گئے تھے تو چند ماہ میں ہی انہوں نے محسوس کر لیا تھا کہ اس وزارت میں قادیانیوں کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ محترم حاجی صاحب نے جونیجو صاحب کی خدمت میں قادیانیوں کی ایک لمبی فہرست سامنے رکھتے ہوئے بڑی دردمندی سے عرض کیا تھا کہ جب تک یہ وزارت اور آئل اینڈ گیس کارپوریشن قادیانیوں کے تسلط سے آزاد نہیں ہوگی پاکستان تیل اور گیس کی پیداوار میں خاطر خواہ ترقی نہیں کر سکتا مگر جونیجو صاحب نے حاجی صاحب سے یہ کہہ کر معذرت کر لی تھی کہ ملک کے کئی دوسرے اداروں میں بھی قادیانی بڑے بڑے مناصب پر فائز ہیں اس لیے ان کو ان کے عہدوں سے ہٹانے سے حکومت کے لیے بڑی پریشانیاں ہو سکتی ہیں۔

حال ہی میں سابق وفاقی محتسب جسٹس سردار اقبال کے برادر نسبتی طارق حمید خان کو، جو سوئی ناردرن گیس کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر تھے، پٹرولیم کی وزارت کا سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ طارق حمید خان کٹر قادیانی ہے اور اس کا تعلق چوہدری ظفراللہ خان کے خاندان سے ہے یہ بات قابل ذکر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے کہ وزیرِ اعظم کے مشیر کرنل نصیر اللہ بابر کا تعلق بھی اسی خاندان سے ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ کرنل نصیر اللہ بابر کی خواہش پر وزیر اعظم نے ایک ایسے شخص کو جو سی ایس پی افسر نہیں ہے یک لخت پٹرولیم کی وزارت کا سیکریٹری مقرر کیا۔ اس سلسلے میں ایک اور کہانی بھی اسلام آباد کے سرکاری حلقوں میں گردش کر رہی ہے کہ وفاقی وزیر تعمیرات جناب جہانگیر بدر، ہمایوں فیض رسول جو نیشنل ہاؤسنگ اتھارٹی کے ڈائریکٹر جنرل ہیں، کو سیکرٹری پٹرولیم بنانا چاہتے تھے۔ ہمایوں فیض رسول، ایف کے بندیال کے برادر نسبتی ہیں ان کی بطور سیکرٹری تقرری کے لیے جہانگیر بدر نے وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے احکامات بھی حاصل کر لیے تھے کہ اسی اثناء میں کرنل نصیر اللہ بابر، طارق حمید خان کے احکامات بھی لے گئے۔ جناب جہانگیر بدر کو جب یہ اچانک اطلاع ملی کہ کرنل صاحب انہیں اوور ٹیک کر گئے ہیں تو فرطِ غضب سے ان کی حالت دیدنی تھی۔ مشیر اور وزیر ایک دوسرے کے مدِمقابل آ گئے ہیں۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس تصادم کا نتیجہ کیا برآمد ہو۔ تاہم یہ بات طے ہے کہ سرِدست وزارتِ پٹرولیم اور قدرتی وسائل میں قادیانی ٹولے کا پلڑا بھاری ہے ان کے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ تیل کی پیداوار کم سے کم ہو اور قومی سرمایہ پانی کی طرح بہایا جاتے تاکہ پاکستان بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے لیے ان قرضوں سے کبھی سبکدوش نہ ہو سکے۔ زکاءالدین ملک اسی کام پر مامور ہیں۔ انہوں نے بے شمار ایسے کنوؤں کی کھدائی کی جہاں کارپوریشن کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا یہ اس قدر بااثر ٹولہ ہے کہ ان کے سامنے وزراء اور سربراہ حکومت بھی بے بس ہو کر رہ جاتے ہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

قبل ازیں چٹان نے اپنے متعدد مضامین میں اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ قادیانی ایٹمی توانائی کمیشن ایسے ادارے میں بھی اپنا تسلط قائم کر چکے ہیں ڈاکٹر عبدالسلام کے بھائی سمیت کوئی ۲۸ کے قریب قادیانی نہایت اہم عہدوں پر کام کر رہے ہیں

ہیں کہ کہوٹہ کے سربراہ منیر احمد خان، ڈاکٹر عبدالسلام کے طلسم میں گرفتار ہیں اور انہی کے زیر اثر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں چٹان کے [illegible] ذرائع کے مطابق کلدیپ نیئر کا پاکستان آنا اور بعد ازیں مشاہد حسین اور ڈاکٹر اے کیو خان کی اقامت گاہ تک رسائی حاصل کرنا، نام نہاد انٹرویو کی بین الاقوامی سطح پر نشرواشاعت اور اس شرانگیز مہم کے نتیجے میں امریکی امداد کی معطلی کی سازش، ان تمام منصوبوں کے عقب میں منیر احمد خان کے رول کو کسی طور نظر انداز نہیں کیا جا سکتا یہ بات پولیس کے ذریعے عام ہو چکی ہے کہ منیر احمد خان نے اپنے سینیئر سٹاف کو ہدایت کر دی ہے کہ ڈاکٹر اے کیو خان کو کسی قسم کی معلومات مہیا نہ کی جائیں۔ منیر احمد خان کی عمر مئی ۱۹۸۹ء میں ۶۳ سال ہو جائے گی جبکہ ریٹائرمنٹ کی عمر ۶۰ سال مقرر کی گئی ہے۔ ان کی مدتِ ملازمت میں توسیع بھی مشہور قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کی سفارش پر ہوئی تھی اس سال مئی میں ان کی توسیع شدہ مدت بھی ختم ہو جائے گی۔ مگر منیر احمد خان کو مزید ۳ سال کی توسیع دی جا رہی ہے۔ پی اے آر سی کے چیئرمین ڈاکٹر امیر احمد کے قادیانی ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہا۔ موصوف اپنے بعض ہم خیال اخبار نویسوں سے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے انہیں آج تک اس بات کا قلق ہے کہ کہوٹہ ریسرچ لیبارٹریز کو ان کی تحویل میں کیوں نہیں دیا گیا نجی محفلوں میں وہ برملا ان خیالات کا اظہار کرتے ہیں کہ ڈاکٹر اے کیو خان تو دھاتوں کے ایکسپرٹ ہیں۔ جوہری توانائی کی سائنس سے ان کا کیا تعلق ہے جوہری توانائی میں اپنی ڈاکٹریٹ کی ڈگری کا بڑے فخر سے چرچا کر کے کہتے ہیں کہ ڈاکٹر اے کیو خان نے بھٹو صاحب کو ایٹم بم بنانے کا سبز باغ دکھایا مگر اس شعبہ میں ان کی کارکردگی حوصلہ شکن ہے ڈاکٹر اے کیو خان کے خلاف اپنے کینے کا اظہار وہ برملا نجی محفلوں میں کرتے رہتے ہیں حالانکہ وہ گزشتہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۱ سال سے زرعی تحقیقاتی کونسل کے چیئرمین چلے آ رہے ہیں مگر اس شعبہ میں کون سا تیر مارا ہے؟ قوم کو ان کی کسی نمایاں کارکردگی کا آج تک علم نہیں ہو سکا انہوں نے پی اے آر سی میں اس امر کا خاص خیال رکھا ہے کہ کسی مسلمان کو ممبر نہیں بننے دیا تاکہ ان کردہ بہتی گنگا سے خوب ہاتھ دھو سکے جب کہ پاکستان کے ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر اے کیو خان کی خدمات کا اعتراف ہر باشعور شہری کرتا ہے۔ سرکاری سطح پر یہ اعزاز آج تک کسی کو حاصل نہیں ہو سکا کہ کسی ادارے کو کسی زندہ شخص سے منسوب کر دیا جائے جنرل ضیاء الحق مرحوم نے کہوٹہ ریسرچ لیبارٹریز کو ان کے نام سے منسوب کیا ہے اور یہ وہ عظیم شخصیت ہے جس سے پورا بھارت لرزہ براندام ہے، وائٹ ہاؤس میں اس نام سے تل ابیب کانپ جاتی ہے اسرائیل کہوٹہ سنٹر کی تباہی کے لیے کئی بار منصوبے بنا چکا ہے۔ آج بھارت نے اگر پاکستان کے ساتھ ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنے کا معاہدہ کیا ہے تو درحقیقت اس کا تمام کریڈٹ ڈاکٹر اے کیو خان کو جاتا ہے آج اگر ہندو پر کسی کی دہشت طاری ہے تو ڈاکٹر اے کیو خان ہی ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہود اور ہنود کی طرح ڈاکٹر اے کیو خان کے سب سے بڑے دشمن قادیانی ہیں پیپلز پارٹی کو کم از کم اس پہلو پر ضرور غور کرنا چاہیے کہ اس پارٹی کے بانی جناب بھٹو ہی ڈاکٹر صاحب کو ہالینڈ سے یہاں لائے تھے اور یہ عظیم منصوبہ ان کی تحویل میں دے دیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے نہایت قلیل عرصے میں پاکستان کو ایٹمی قوت بنا کر زندگی کے ہر شعبے میں مہارت پر اپنی بلندی ثابت کر دی۔

جوہری توانائی کے ماہرین کے لیے یہ اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ ایک دنیا انگشت بدنداں ہو کر رہ گئی ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام ۱۸ سال تک سائنسی مشیر رہے صدر ایوب سے لے کر بھٹو صاحب کے اوائل تک وہ سیاہ و سفید کے مالک رہے انہوں نے اپنے دور میں اس امر کا خاص خیال رکھا کہ کسی جوہری قابل کو جوہری توانائی کے اداروں کے قریب پھٹکنے نہ پاتے بلکہ جن

چنانچہ [illegible] ظاہر کیا اور اپنے زیر اثر سیاست دانوں کو کامرڈیٹ کیا۔ یہ حقیقت سب پر طشت از بام ہو چکی ہے کہ انہیں نوبل انعام کسی اہلیت کی بنیاد پر نہیں بلکہ سیاسی بنیاد پر دیا گیا ہے آئن سٹائن کی صد سالہ برسی کے موقع پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس مرتبہ سائنس پر نوبل پرائز تمام لابی میں جانا چاہیے چنانچہ قرعہ فال ڈاکٹر عبدالسلام کے نام نکلا۔ یہودیوں کا خیال تھا کہ ڈاکٹر سلام نوبل انعام پا کر پاکستان میں عزت و توقیر حاصل کریں گے اور وہ اپنے اس گماشتہ کی وساطت سے پاکستان کے جوہری اداروں پر اپنی گرفت مضبوط رکھ سکیں گے پاکستان کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اہل یہود کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ خاموش ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ وہ پہلے سے زیادہ سرگرم ہو گئے ہیں جنرل ضیاء نے اگرچہ انہیں ناصح پر رکھا۔ مگر قادیانیوں کی حاکمیت اور اثر و رسوخ کا یہ عالم تھا کہ جب چٹان نے ڈاکٹر اے کیو خان کا ہنگامہ خیز انٹرویو شائع کیا تو جنرل ضیاء پر ان کا دباؤ بڑھ گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے انٹرویو میں کہا تھا کہ ڈاکٹر سلام کو اہلیت کی بجائے سیاسی بنیاد پر نوبل انعام دیا گیا۔ اس انٹرویو کے شائع ہوتے ہی جنرل ضیاء نے ٹیلی فون پر ڈاکٹر صاحب کو ہدایت کی کہ وہ اس کی تردید کریں ڈاکٹر صاحب جنرل ضیاء کی ہدایت پر خاصے جزبز ہوتے مگر انہیں بہر کار صدر کی بات ماننا پڑتی چنانچہ انہوں نے چٹان کے نام ایک مکتوب میں بڑے ہی محتاط انداز میں اس سلیقہ اور خوش اسلوبی سے تردید کی کہ پڑھنے والوں نے واضح طور پر محسوس کیا کہ ڈاکٹر صاحب بہ اکراہ تردید پر آمادہ ہوئے ہیں یہ تردید ایسی تھی کہ اس سے ان کے انٹرویو کے مذکورہ حصہ کی تائید ہو رہی تھی۔

اگرچہ جنرل ضیاء نے اپنے پورے دور حکومت میں کہوٹہ سنٹر کے لیے بجٹ پر کوئی بندش نہیں لگائی اور انہیں کام کی آزادی تھی مگر قادیانی ان پر کسی نہ کسی انداز میں اثر انداز ہوتے رہے قادیانیوں نے انہیں کھلے عام دھمکی دی کہ بھٹو نے ہمارے خلاف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دستور میں ترمیم کر کے [illegible] بنا چکے تھے۔ ان کی یہ دھمکی مغربی اخبارات میں شائع ہوئی کہ جنرل ضیاء کو بھٹو کے انجام سے سبق حاصل کرنا چاہیئے جنرل ضیاء کو کہا گیا کہ اگر اس نے قادیانیوں کے خلاف اقدامات جاری رکھے تو ان کا انجام بھی مسٹر بھٹو سے مختلف نہ ہوگا۔

۹۰ ۰۰ ۰۰ ۰۰

۵ فروری کو جنرل مرزا اسلم بیگ نے نیشنل ڈیفینس کالج میں نیشنل ڈیفینس اور آرمڈ فورسز جنگی کورسوں کے شرکاء کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ایک انتہائی نشاط انگیز انکشاف کیا ہے کہ پاکستان نے زمین سے زمین پر مار کرنے والے دور مار میزائلوں کو چلا کر کامیاب تجربہ کیا ہے۔ ان میزائلوں میں سے ہر ایک کی رینج اسّی کلومیٹر اور تین سو کلومیٹر ہے۔ جناب بیگ نے قوم کو نوید سنائی کہ یہ میزائل ۵ سو کلوگرام سے زائد لاد کر لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ نیز ان میں رہنمائی کا نظام بھی شامل ہے یہ اس سال کی سب سے بڑی خبر ہے جس سے پاکستان کو بجا طور پر فخر محسوس کرنا چاہیئے چٹان کی اطلاع کے مطابق اس پر گذشتہ دسمبر میں کامیاب تجربہ ہو گیا تھا مگر جنرل ضیاء بعض وجوہ کی بنا پر اسے منظر عام پر لانا نہیں چاہتے تھے۔ وہ کسی موزوں وقت اور ماحول کے منتظر تھے لیکن اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ کار عظیم بھی پاکستان کے مایہ ناز ایٹمی سائنسدان جناب اے کیو خان نے سرانجام دیا ہے چٹان کے ذرائع کے مطابق جی ایچ کیو نے دو تین سال پہلے یہ ٹاسک جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے سپرد کیا تھا جسے انہوں نے اپنی شبانہ روز محنت لگن اور انہماک سے کامیابی کی منزل تک پہنچایا ہے محترمہ بے نظیر نے اس کارنامے کو اپنے ڈیڈی کے ساتھ منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے والد نے ۱۹۷۴ء میں خواب دیکھا تھا۔ وہ اب شرمندہ تعبیر ہوا ہے ان کے اس دعوے کی کوئی حقیقت نہیں کیونکہ ۱۹۷۴ء کی بجائے ۱۹۸۵ء میں یہ منصوبہ ڈیزائن ہوا تھا اور جس کی تکمیل گذشتہ دسمبر میں کامیاب

جو اب سے [illegible] اس سلسلے میں بعض ایسے حقائق اور واقعات ہیں جن کو اس وقت بے نقاب کرنا مناسب نہیں لگتا۔ لیکن اس امر میں کوئی ابہام نہیں کہ میزائلوں کی تیاری کا کریڈٹ ڈاکٹر اے کیو خان کو جاتا ہے۔

قادیانی حضرات ڈاکٹر اے کیو خان کے خلاف پوری دنیا میں شر انگیز تشہیری مہم چلا رہے ہیں کیونکہ ان کی راہ میں یہی شخص حائل ہے محترمہ بے نظیر کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آنجہانی بھٹو صاحب کو بھی اس حقیقت کا اچھی طرح ادراک ہو گیا تھا کہ قادیانی پاکستان کو کسی قیمت پر ایٹمی طاقت بنتے نہیں دیکھ سکتے بھٹو صاحب اگرچہ شروع میں قادیانی مسئلہ کو محض ملاؤں کی جنگ سمجھتے تھے مگر اپنے اقتدار کے آخری ایام میں ان پر یہ تلخ حقیقت آشکارا ہو گئی تھی کہ قادیانی لابی ان کے اقتدار کا گھیراؤ تنگ کر رہی ہے۔ اس لیے محترمہ وزیر اعظم کو ان کی سرگرمیوں سے باخبر رہنا چاہیئے جو قوم مسٹر بھٹو اور جنرل ضیاء کے لیے خطرناک تھا، وہ بے نظیر کے لیے بھی مہلک ثابت ہو سکتا ہے یہ امر نہایت قابل توجہ ہے کہ پیپلز پارٹی کے برسر اقتدار آنے پر قادیانی برادری نہایت مسرور ہے۔ انہیں معلوم ہے ..... کہ پی پی پی سیکولرزم کو سیاست پر یقین رکھتی ہے اور مذہب کو نجی معاملہ قرار دیتی ہے اس لیے وہ اس دور کو اپنی بقا اور فروغ کا وسیلہ سمجھ کر شادمانی محسوس کر رہی ہے یہ ٹولہ اب کلیدی عہدوں تک رسائی حاصل کر چکا ہے اور اپنے حامیوں کو اقتدار کی لذت سے ہمکنار کرنا چاہتا ہے۔ میں یہ بات تفریح طبع کے لیے نہیں لکھ رہا ہوں بلکہ اہل پاکستان کے علم میں یہ تلخ حقائق لا رہا ہوں یہ حقائق اس قدر ہولناک ہیں کہ وطن کی محبت سے سرشار لوگوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ پاکستان کے حساس اور اہم شعبوں پر قادیانیوں کا تسلط بڑھ رہا ہے دفاعی اداروں میں ان کی تعداد خوفناک حد کو پہنچ رہی ہے۔ جنرل ضیاء کی ناگہانی رحلت کے بعد دفاعی اداروں کے کئی سربراہ قادیانی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں مقام شکر ہے کہ ہماری ڈیفینس فورسز کے سربراہ اگر غیر مسلموں کے دائرہ اختیار میں آ گئے

© rasailojaraid.com